سلسلہ ۹

هو الغفور الرحیم

پیی از دل اندوه گینی — که تصویرش باشد چنینی

سراپای سراپا المسمی بہ

تصویر غم

تصنیفات حضرت حکیم اشرف علی صاحب متخلص بہ مست

صاحب رسالہ ترکیب الصلوٰۃ و رسالہ دافع السموم و رسالہ ہیضہ و

طاعون و رسالہ چیچک و رسالہ کشتی

مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نستعینہ و نصلی علی رسولہ الکریم
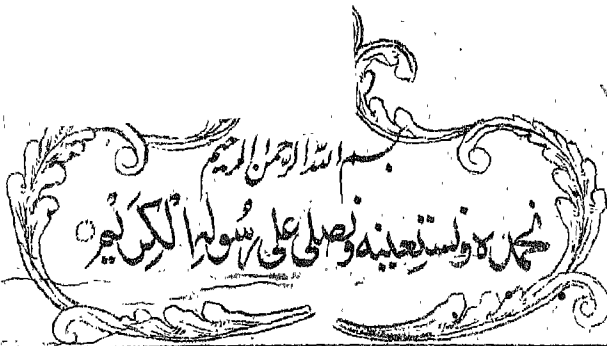
تصویر غم عشق نگار سراپا بہار از کلک خیال بر سفینۂ سینہ کشیدن شیوۂ دلدادگان است
و تقریر الم فرقت دلدار غفلت شعار در عین رنج و ملال از گوش دل شنیدن کار عاشقان ؏

عیاں ہو مجھ سے جس سے کہ اپنی بے سروپائی	سراپا ایک ایسا کر رقم اس آفت جاں کا

ہجر جاناں میں اپنی بیتابی دل کا حال کیا بتاؤں بیقراری و آہ و زاری کا احوال کیا سناؤں
سوز دروں سے زبان جلی جاتی ہے تپش سرد کے باعث ہر رگ و پے گلی جاتی ہے جسم زار میں کچھ
ناتوانی ہے رعشہ نمودار ہے دیدۂ شکل دلبر ندیدہ میں سوز میں اشکبار رہے ؎

میاں جرأت

چین دیتی نہیں جاناں کی جدائی مجھکو	کاش لیجائے کسیکی کوئی یہیں آئی صبح کو ؎

قامت

وہ قامت رشک شمشاد کو تصویر میں سرو آہ کا صنوبر دل سے پیوند ہوتا ہے سنوار آتا ہے

کلادری

ہر لحظہ اوسکی چوٹی دل مانگتی ہے مجہسی ۔ کافر نے کس بلا کو پیچہے لگا دیا ہے ❀

موباف

موباف کے تصور نے شکنجۂ غم مین کہینچا ہے کہ چوٹیسے لگا رہا ہے ❀

رکہتا ہے سدا پیچ مین مشتاق ستم کو ۔ چوٹی سے تو موباف بہی کچہہ کم نہین مجکو

پیشانی

پیشانی صاف کی خیال مین چین بجبین ہون اسیر مبتلا ہون اپنی سرنوشت پہ رو رہا ہون کہ ہیہات دست قدرت نے میری قسمت مین تقدیر سیہ داغ الم لکہا تہا ہم اسی غم مین جان کہوتا ہون ❀

وہ روش بنوا رہی ہے ماہ پیشانی مجہی ۔ دیکہیے آئینہ کیا آفت ہے پیشانی مجہی

افشان

افشان کی یاد مین جہان سے دست افشان ہون پاے کوبان ہون نالان ہون زمین نیاز مین ماتہا رگڑتا ہون اپنی قسمت سے لڑتا ہون جسکو اختر شماری ہے مجکو بیقراری ہے ❀

تصور ہاے افشان جبین کا ❀ ۔ نہین رکہتا ادب کچہ کہین کا ❀

ابرو

ابروی خمدار کے تصور مین جان پر کہیلتا ہون مصیبتین جہیلتا ہون خنجر خونریز چشم کا دل پر وار ہے شب و روز پیش نظر تلوار کی دہار ہے ❀

یاد ابرو مین سدا ہے سامنا تلوار کا ۔ کیا ہی اہل ہمت ہے الفت دلدار کا

حافظ [illegible]

کاجل

کاجل کے تصور مین سنگ ستم سے دل پس کے سرمہ ہو گیا ہے آنکھون مین غبار چشم ہے
چشم منتظر کا وہ پھرا جاتی ہے گاہ نم ہے ؎

تری کاجل کا دھیان ایسا غضب ہے		مرا ہر روز روشن تیرہ شب ہے ؎

بینی

بینی کی یاد مین ساری خود بینی جاتی رہی اپنا ناک گھسا کرتا ہون غم سے ناک مین دم ہے جان بلب
ہون مرتا ہون سانس تیز تیز چلتی ہے آہ آتش بیز نکلتی ہے ؎

ہر روز جدائی مین یہ رنج و الم ہے		بینی کے تصور مین مرا ناک مین دم ہے

رخسار

رخسارہ گلرنگ کے تصور مین مثل گل صد برگ عذار پارہ پارہ ہو گیا دل کا حال چہرے سے
آشکارا ہو گیا جگر پیتا ہون دیدہ پر آب ہے منہ زرد ہے کہ پہنے مین اسد ہے آہ حزین بھرتا ہون نالہ
آتشین کرتا ہون ؎

یاد رخ گلرنگ مین دیتے ہین دکھائی		گلہائے گلستان جہان خار نظر مین

مولوی عبد الغفور خان بہادر نساخ رحمۃ اللہ تعالے

یاد کرتا ہون تری پھول سے رخسارون کو		پھونکدے نالہ سوزان مرا گلزارون کو

کان

کانون کے دھیان مین نالہ کا زور ہے فغان کا شور ہے قول غمناک ہے چشم نمناک ہے ؎

یاد مین کانون کی تیری روز و شب اے کان حسن		مست تیرا کر رہے ہے خوب ہی رنگ حسینان

بال

بالی کے خیال میں بلا کا سامنا ہے زندگی محال ہے ضعف سے آنکھوں میں حلقے پڑ گئے ہیں یہ احوال ہے ✽

یاد آتا ہے جو بالی کا نکالا مجھکو ++ گھیر لیتا ہے وہیں حلقۂ سودا مجھکو

بُندا

یاقوت کے بندوں کی یاد میں قوت اپنا ہیرے کی کنی ہے سخت جان کنی ہے ✽

بجلیاں کوندتی ہیں پیش نظر اُڑ گئی ہیں ہوش — یاد آتا ہے جو تابندہ وہ بندا مجھکو

بجلیان

بجلیوں کے تصور میں برق غم خرمن جاں سوز ہے آنکھوں کی جھڑی شب و روز ہے ✽

بجلیوں کی یاد میں وہ مضطرب احوال ہے — برق کا شعلہ ہے جو پیچش پیچ اسکے بال ہے

لب

لب لعل کے خیال میں بیٹھا ہوا گھٹتا ہوں خون رو تا ہوں لبوں پر دم ہے آنکھوں سے خونی سے روز منہ دہوتا ہوں رنج و الم ہے ✽

یاد لعل لب جانان میں ہیں جان بلب — تا لب گور کئی دم میں ہے جانا مجھکو

سرخی پان

پان کی لالی کی یاد میں جان کے لالے پڑے ہیں خون تھوکتا ہوں چھاتی پر غم کی سل ہے جی ڈوبتا ہے دم خفا ہے بیقرار دل ہے ✽

خون تھوکتا ہوں پان کی سرخی کی یاد میں — مجھکو طبیب شربت عناب چاہیے

مسی

مسی کی تصویر میں ہمارا جہان اپنی آنکھوں میں سیاہ ہے لب پر کبھی نالہ ہے کبھی آہ ہے ✽

دہیان اون ہونٹوں کی مسی کا جو آجاتا ہے — ایک اندھیر اسا میری آنکھوں میں چھا جاتا ہے

دہن

دہن تنگ کے دہیان مین زندگی ہے دل تنگ ہے مضطر ہے اور تنگ ہے دن رات روتا ہون سیل اشک سے جہان کو ڈبوتا ہوا ہون

یاد دہن تنگ مین دل تنگ ہون ایسا ۔ رہتا ہے جیسے محرم سرا ملک عدم کا

دانت

گوہر دندان کے خیال مین دانت ریزہ الماس کا کام کرتے ہین ہم قاتل کو نام دہرتے ہین دانت ہین مار کے روتا ہون ہر دم موتی پروتا ہون عزت و آبرو کا لحاظ نہین پاس نہین کوئی ہمدرد و غمخوار آس پاس نہین

ہوئے بیہوش دانت بیٹھ گئے ۔ یاد آئی جو برق دندان کی

زبان

زبان کی یاد مین کبھی تو خاموش گذرا رہتا ہون کبھی بیہوش پڑا رہتا ہون کبھی لب نہین کھولتا منہ سے نہین بولتا اور کبھی لب پر آہ ہے کبھی نالہ جانکاہ ہے کبھی وہ شور مچاتا ہون کہ آسمان کو سر پر اوٹھاتا ہون

زبان کی یاد مین یہ حال ہے کچھ کہہ نہین سکتا ۔ عجب مشکل ہے چپ رہنا کہ چپ بھی رہ نہین سکتا

چاہ ذقن

چاہ ذقن کی یاد مین ہر ایک چشم چشمہ خونبار ہے جیحون رو شکبار ہے اسی چاہ کی بدولت عقل زائل ہو گئی ہے کنوئین جہانکتا ہون کوچہ و بازار مین ڈانوان ڈول پہرتا ہون خاک چہانتا ہون

ہون غریق بحر غم چاہ ذقن کی یاد مین ۔ ایک سمندر موجزن ہے خاطر ناشاد مین

گلو

گلے کی یاد ایک بلا ہے ہر دم چھری تلے گلا ہے جان پر بن گئی ہے مرنے کی ٹھن گئی ہے ہچکی بندھی ہے حال بد رہا ہے ؛

گلے کی یاد میں دم ٹوٹتا ہے + + + ؎ | گلا ہے میرا او دوست خفا ہے

گردن

گردن کے تصور میں کارد بر استخوان پہنچی ہے ہونٹھو نپر جان پہنچی ہے ہر دم آہ بھر و ٹھتا ہوں پیہم نالہ کرا ٹھتا ہوں ؛

ہے تصور بیاض گردن کا ؛ | میری ہر رات صبح محشر ہے

طوق گردن

طوق گردن کے تصور میں حلقۂ حیرت گلوگیر ہے زندان الم میں اسیر ہوں بازو میں غم کی زنجیر ہے

لبوں سے آشنا ہو جان دل کیونکر بھلا میرا | خیال طوق گردن گھونٹتا ہے اب گلا میرا

جگنو

جگنو کے دھیان میں ہر شب مثل کرم شبتاب آبہو لے شرارے نکلتے ہیں دوست دلسوزی سے مجھپر رحم کھاتے ہیں دشمن جلتے ہیں ؛

یاد میں جگنو کے چمکا اور داغ دل مرا | بڑھ گیا خورشید محشر سے مہ کامل مرا

دھگدھگی

دھگدھگی کے خیال میں شعلۂ شوق بھڑکتا ہے سینے میں مرغ دل پھڑکتا ہے ؛

ہے عجب ایک بیقراری خاطر ناشاد میں | دل دھڑکتا ہے جو اودھگدھگی کی یاد میں

چنپاکلی

چنپا کلی کی یاد میں ہر دم بیکلی رہتی ہے غنچہ دل کھلایا جاتا نہیں گل گلشن کو خار سمجھتا ہوں کسی روش چمن ہستی میں نہیں جاتا ہے ۔

چنپا کلی کی یاد میں کیسی ہے بیکلی	ممکن نہیں بیان ہو ایسی ہے بیکلی

شانہ

شانونکے تصور میں دست اختیار سے جی چھوٹا جاتا ہے ہیہات شیشہ جان ٹوٹا جاتا ہے

گاہ سینہ کوٹتا ہوں پیٹتا ہوں گاہ سر	مارتا ہوں دھیان میں شانونکا ہر دم پتا
تصور میں ہے اوس لبر کا شانہ	بنا ہوں ناوک غم کا نشانہ

بغل

بغلونکے خیال میں خار رہا ہے دست و بغل ہاے چشم و خواب میں جنگ و جدل ہے ۔

تکیہ ہر رنگ غنچہ ہے بغل کیسے نہیں رہتا ہے	اوسکی بغلونکے تصور میں بغل خالی ہے

بازو

ڈنڈ کی مچھلیونکے دھیان میں مثال ماہی بے آب تڑپ تڑپ کر زندگی بسر کرتا ہوں دانہ پانی حرام ہے نہ جیتا ہوں نہ مرتا ہوں ۔

تصور میں کیسی ڈنڈ کی ہیں مچھلیاں ہر دم	نہو کیوں چشم گریاں میں سیہ عالم سمندر کا

نورتن

نورتن کی یاد میں چھکے چھوٹ گئے ہیں حیران رہتا ہوں بارہ مہینے رنج و الم درد و غم سہتا ہوں آٹھ آٹھ آنسو روتا ہوں اسی شش و پنج میں جان کھوتا ہوں ۔

آنکھیں ہی پتھرا گئیں اور ڈہلگیا منکا ہیں	یاد جو بازو پہ آیا نورتن کا ہلکا ہوا

کلائی

کلائیونکے خیال مین اس حال کو پہنچا ہون کہ بیدست کف افسوس ملتا ہون کبھی جی کو نہ کل آئی شب و روز بیچین رہتا ہون سوز دروں سے جلتا ہون نبضین چہپ گئی ہین جو اس کھٹکا دیتین ہین ؛

دیتی ہے وست اجل تک وہ کلائی پہنچا ۔ یاد آئی مست نہ کر اونکی کلائی پہنچا

چوڑی

چوڑیونکے تصور مین سارا بانکپن خاک مین مل گیا ہے جان لب پر پہنچی ہے احباب حال اپنی چہپنی کو کہتے ہیں جب مین بتانے لگتا ہون وہ سننے کی تاب نہین لاتے ہین رو کر اوٹھ جاتے ہین ؛

چوڑیونکا خیال ہے دن رات ؛ ہون اسیر کمند عشق ہیہات

ہاتھ

ہاتھون کے خیال مین پارہ پارہ داماں ہے چلگڑے ٹکڑے گریبان ہے کبھی سر پہ ہاتھ ہے کبھی جگر پہ ہاتھ ہے ؛

یہ حال ہوگیا ترے ہاتھون کی یاد مین ۔ پہلو مین دل ہے پہول ہو جیسے ملا ہوا

کف دست

ہتھیلیون کی یاد مین دل سر بکف ہے غم خنجر بکف ہے ؛

مین ہیہات کیسے حال اپنا ہے جدائی مین ۔ جگر خون ہوگیا یاد کف دست حنائی مین

رنگ حنا

رنگ حنا کے دہیان مین تلوون سے آگ لگی ہے سر پہوا کی اوڑتی ہے رنگ اپنا فق ہوجانیکے الم سے رنج سے قلق ہے ؛

یاد مین رنگ حنا کے کیا کہون کیا حال ہے
دل ہے خون اندر ہی اندر سونچ سے شعلہ الاؤ ہے

انگشت

انگلیون کے خیال مین ناخن غم جان خراش ہے دست ستم سے جگر پاش پاش ہے ✽

ان انگلیون کی یاد مین دبلا رہا ہون
مثل مہ نو شہر مین انگشت نما ہون

ناخن

ناخنون کی یاد مین جانکنی ہے دلخراشی ہے سینہ کاوی ہے جگر تراشی ہے ✽

یاد ناخن لے رہی ہے اب جگر مین چٹکیان
ہجر جانان مین کسی کی ہے آج مجھکو کل نہین

چھلے

چھلون کے تصور مین انگشت حیرت بدندان ہون نئے حال پر کبھی گریان کبھی خندان ہون ✽

یاد مین چھلون کے گل کھاتے ہین ہم
دھیان مین گلشن کو کب لاتے ہین ہم

آرسی

آرسی کے دھیان مین آئینہ دل کے ٹکڑے اڑ گئے جگر کو تھامے رو رہا ہون اشک حسرت سے ہاتھ منہ دھو رہا ہون

دوست دشمن دیکھتے رہتے ہین مجکو ہر گھڑی
مشکل تصویر آرسی کی یاد مین حیران ہون

چھاتیان

چھاتیون کی یاد مین پہلو مین دل ملا جاتا ہے کلیجہ منہ کو آتا ہے آہ ہم راز ہے نالہ دمساز ہے
سانس دلتی ہے چھاتی پھٹتی ہے ✽

سینہ کوبی کر رہا ہون چھاتیون کے دھیان مین
سخت ہی بیتاب دل کچھ دم نہین ہے جان مین

انگیا

انگیا کے خیال [illegible] کا خبر ہے نہ چاک گریبان کی خبر ہے بند بند ڈھیلے ہوئے

جاتے ہین ؂ وحشت دلسے کوئی محرم نہین لوگ دیوانہ بتاتے ہین ؂

محرم کے خیال مین دم تنگ آتا ہون ؂ | دم سینے مین رک جاتا ہے گھبراتا ہون

چڑیا

انگیا کی چڑیا کی تصور مین اپنے ہاتھ کے طوطے اوڑ گئے طائر دل قفس سینہ مین گھبراتا ہے ؂

دم ہوا ہوتا ہے جی سنسناتا ہے ؂
چڑیا انگیا کی جو یاد آتی ہے اے غیرت گل | ہوش دم بھر مین اوڑا دیتی ہے مثل بلبل
چڑیا انگیا کی یاد دلوا کر ؂ | طائر دل اوڑا دیا کس نے .

مولوی عبد الغفور خان بہادر نساخ

اوسکی انگیا کی جو چڑیا کا مجھے رہتا ہے دھیان | ہے کف دست آشیانہ طائر افسوس کا

کرتی

کرتی کے خیال مین جامہ تن کو چاک کرتا ہون غم جانان گریبان گیر ہے عشق کے جال مین
پرا پھنسا ہون رہائی کی خاک تدبیر ہے ؂

ہے دام بلا جالی کی کرتی کا خیال | کیون زیست نہووے طائر دل کو وبال

پشت

پیٹھ کی یاد مین کمر خم ہوئی جاتی ہے پیٹھ بستر سے لگی جاتی ہے ؂

وس پیٹھ کی فرقت مین عجب حال ہوا ہے | اک درد ہے سینے مین میری پشت دوتا ہے

شکم

شکم صاف کے تصور مین دل مکدر رہتا ہے پیٹ غم کی لپیٹ مین آگیا ہون نہ دین کا خیال نہ
دنیا کی خبر ہے زندگی کے دن بھرتا ہون پیٹ کھاتا ہوا مرتا ہون ؂

یاد ہے کس کو صاف مین بان درد جگر ہے ﷺ | بیتابی عاشق کی بھلا کس کو خبر ہے

ناف

ناف کی دھیان مین ورطۂ غم کے چکر مین آ گیا ہون دل مین دریائے رنج موجزن ہے شب و روز اسی فکر مین گھل گھل مرتا ہون خموشی قفل دہن ہے بحر الم دل مین جوش کہاتا ہے جی ڈوبا جاتا ہے ؎

غریق ورطۂ غم ہون خیالِ نافِ دلبر مین | تڑپتا ہے بشکلِ ماہی بے آب دل بر مین

کمر

کمر نازک کے خیال مین دبلاپا ناتوانی کا زور ہے زمانے مین جسم زار کی نحافت کا شور ہے ضعف سے غش آتا ہے نحیف سنگہا یا جاتا ہے ؎

ناتوان ہون اسقدر یاد میان یار مین | بال کا ہوتا گمان ہے میرے جسم زار پر

مولوی عبدالغفور خان بہادر نساخ

وہ بھی کمر کی یاد مین ایسا نزار ہون | ملتا نہین نشان میرے جسم زار کا

کولھے

کولھون کی یاد مین دل ٹوٹ گیا ہے جی چھوٹ گیا ہے ؎

صدمہ سے تو ابھی بار الم اوٹھ نہین سکتا ہے | کولھون کی جدائی مین کمر بیٹھ گئی ہے

سرین

سرینون کے خیال مین سر پکہ غم ٹوٹ پڑا ہے اوٹھنے کی تاب نہین جی بیٹھ گیا ہے

خیال اوسکے سرین صاف کا جو مجھکو آتا ہے | مثال آئینہ اسی سے ہر دم سرافگندہ ہون

رانین

آئینہ زانو کے تصور میں صبر و استقلال کی قلعی کھل گئی ضبط کی تاب نہیں دن کو چین نہیں شب کو خواب نہیں ایک ایک کا منہ تکتا ہوں آپ ہی آپ کچھ بکتا ہوں کبھی حیرت ہے کبھی آہ و فغان کی شدت ہے ❊

یاد جب آتا ہے زانو تیرا ❊	ہاتھ ہوتا نہیں زانو سے جدا

ساق

ساق کے دھیان میں کبھی وہم گھٹنی لگتا ہے کبھی سکتا ہے کبھی آہ و زاری ہے سرش کے پائے ہلاتا ہوں کبھی بیقراری سے تلملاتا ہوں ❊

یاد شمع ساق میں آتش بجان ہے دل مرا	موم تھا اب شعلۂ آتش فشان ہے دل مرا

پائجامہ

پائجامہ کے خیال میں دست بہ پائچہ ہوں زانو بیٹھا ہوں سر ٹکراتا ہوں عجب مصیبت کے گھیر میں آگیا ہوں کہ نکلنا دشوار ہے غم کھاتا ہوں رنج اوٹھاتا ہوں ❊

یاد آتا ہی جو اوسکا پائجامہ تنگ و چست	بیکلی حد سے سوا ہے زیست سے میں تنگ ہوں

کڑے

کڑوں کے تصور میں جی سخت گھبراتا ہے دل نے وہ پاؤں نکالے ہیں کہ ہاتھوں سے نکلا جاتا ہے

کڑوں کی یاد میں ایسا میں سرگردان و مضطر ہوں	کہ بیتابی سے گاہے گھر کے باہر گاہ اندر ہوں

چھڑے

چھڑوں کی یاد دم توڑے دیتی ہے بے موت جان لیتی ہے

چھڑانے کی نہ کر اے سست تدبیر	چھڑوں کی یاد میں ہوں پابہ زنجیر

پاؤں

پاؤن کے خیال مین در و دیوار سے سر ٹپکتا ہون ٭ دیوانہ وار بکتا ہون ٭ گلیون کی خاک چہانتا ہون ٭ کسیکا کہا نہین مانتا ہون ٭ سر دہنتا ہون ٭ سنگ سے پیٹتا ہون ٭ سراپا ایک قیامت برپا ہے ٭ یہی شغل صبح و مسا ہے ٭

یاد مین پاؤن کی ہے بادیہ گردی سے کام ۔ کرتے ہین اے مست ہم وحشت نوردی مدام

کف پا

کف پا کی یاد مین ایڑیان رگڑتا ہون ٭ خار بیابان سے جھگڑتا ہون ٭ ٹھوکرین کھاتا ہون گرا جاتا ہون ٭

اوس کف پا کی تصور مین ایسا جاتا ہے دل ۔ کیا بتائین گر گئے ہین ہم عجب انداز مین

ناخن پا

ناخن پا کے تصور مین سینے مین خلش ہے ٭ دل کو طپش ہے ٭

جب اوس خوش رشیدہ کا ناخن پا یاد آتا ہے ۔ ہلال عید خنجر بنکے کیا مجکو ڈراتا ہے

کفش

کفش زرین کے دہیان مین دل پامال ہے ٭ زندگی وبال ہے ٭ پہاڑ مین کھاتا ہون ٭ سر پہ خاک اوڑاتا ہون ٭

ٹھوکرین در در کے کھلواتی ہے یاد کفش پا ۔ خاک ہر کوچہ کی چھنواتی ہے یاد کفش پا

باوجود اس حال پر ملال و عالم مفارقت پر آفت کے یہی مقام شکر ہے کہ تصور یار مین زندگی بسر کرتا ہون ٭ سواے اوسکے کسی کا دم نہین بہرتا ہون ٭

گو نہین ہمرو برو دہیان کی توفیق ہے ۔ اندنون اپنا تصور ہمسر تصدیق ہے

لیکن جب ضبط کی تاب نہین رہتی ہے ٭ مضطر و بیقرار ہوتا ہون ٭ یہ اشعار پڑہکر اونکو

پکارتا ہوں روتا ہوں جان کھوتا ہوں ٭

دلدار دلنواز دلآرا مفاعلان ٭ ۔ آنکھوں کی میری پتلی کا تارا مفاعلان

مجھکو غم فراق نے مارا مفاعلان ۔ دکھلا دے اپنی شکل خدارا مفاعلان

دیدار آخر ہی نہ ہوا ہائے بدنصیب ۔ مشتاق رہگیا میں تمہارا مفاعلان

کیوں میرے آگے آہ سفر یاں سے کر گئی ۔ وعدہ یہی تھا مجھ سے تمہارا مفاعلان

پھونکی تمہارے ہجر نے تن میں وہ آگ ہے ۔ دل جل کے ہوگیا ہے شرارہ مفاعلان

مانگوں میں ہجر میں ملک الموت سے وصال ۔ اب زندگی نہیں ہے گوارہ مفاعلان

وہ قدِ رشکِ سرو نہ آیا نظر کہیں ٭ ۔ ڈھونڈھا ہے شہر و باغ بھی سارا مفاعلان

پھر زندگی میں کاش میسّر وصال ہو ٭ ۔ دامن کبھی نہ چھوڑوں تمہارا مفاعلان

مرغوب تجکو شہر خموشان کی سیر ہے ۔ لدن حاکم قضا سے اجارہ مفاعلان

کیوں منہ چھپا لیا ہے اُٹھا دو ذرا نقاب ۔ ہے بسکہ اشتیاق تمہارا مفاعلان

آتا ہے جی میں تیرے خنجر ابرو کے دھیان میں ٭ ۔ رکھدوں گلے پہ تیغ دو دھارا مفاعلان

خواہش میں دل کی زیر زمین لیکے جاؤنگا ۔ دیکھا نہ تجھکو ہائے دوبارہ مفاعلان

قربان ہوں دل سے یاد جب آجاتا ہے ترا ۔ وہ لطف وہ وفا وہ مدارا مفاعلان

جلتے ہیں آج تک جو تمہارے فراق میں ۔ بھولی ہے مرگ نام ہمارا مفاعلان

وہ ناز وہ کرشمہ وہ چتون کدھر ہے آہ ۔ وہ غمزہ وہ ادا وہ اشارہ مفاعلان

دنیا و دین میں ہمکو کسی سے غرض نہیں ۔ ہے غم ترا رفیق ہمارا مفاعلان

نقشہ ہماری زیست کا ایسا ہی بگڑ گیا ۔ تم نے جو کام اپنا سنوارا مفاعلان

فرقت میں پوچھا مست نے سال وصال ۔ دل نے کہا کہ وائے پیارا مفاعلان

١٢٦٤ھ

تاریخ تسوید تصویر غم از مست ساغر الم

تحریر مین کر رہا ہون تصویر غم جانان | لازم ہے قلم تجھکو توقیر غم جانان
شاخ شجر ماتم کا ہاتھ مین ہے خامہ | کیونکر نہ کھینچی مجھہ سے تصویر غم جانان
جب سال مسیحائی اوس سے پوچھا تو کہا دل نے | اے عاشق مقتول شمشیر غم جانان
رو رو کے شب غم مین اس رنگ کا تصویر نے | ساتھ آہ کے کھینچی ہے تصویر غم جانان

۱۵۹۱ھ
۶
۱۱۵۶ھ

تقریظ لطیفہ سرمہ چشم سخن طرازی غازہ رخسارہ نکتہ پردازی خدمت مولوی نصیر الدین حیدر متخلص بہ ساھی منصف ضلع سلہٹ برین سراپا رقم فرمود

مست سخن آنکہ سخن مست اوست | رشتہ جان سخن در دست اوست
فکر لطیفش چو رساند دماغ | از نی بے مغز چکاند دماغ
در سخنش فکر سخن رس رسید | تا سخنش گر سخن کس رسد
مست فتد مست سخن بر سخن | مست تخلص چو کند در سخن
مست سخن آمده ہم مست عشق | ساغر لبریز کش از دست عشق
برگ گلے تازہ نظر دوختہ | دیدہ ز گلہاے دگر دوختہ
شور قیامت لب از قامتے | آفت جانش شدہ جان آفتی
برق وشے گرمی بازار او | شمع رخی شمع شب تار او
بر سر دل تیغ نظر خوردہ | خنجر مژگان بہ جگر خوردہ
دل ز الم دیدہ زخم پاک داشتہ | صید دل خویش بفتراک داشت
[illegible] الم [illegible] بسند | [illegible] تخت سلیمان رسید

صبر به دل سوخت ز سر هوش رفت ٭ مایهٔ آغوش ز آغوش رفت ٭

گنج نمط مخزن خاکش نهفت ٭ بطن صدف گوهر پاکش نهفت

جنت از خانهٔ معمور شد ٭ رشک پری آب رخ حور شد

سفر بجوش آمد و از سر فتاد ٭ وعدهٔ دیدار به محشر فتاد

کشتی دل گشت به سیلاب غرق ٭ خرمن جان رفت بتاراج برق

یاد تنکا را ز دل صیاد رفت ٭ کشتنی از خاطر جلاد رفت

از غم لب تشنهٔ دریا گذشت ٭ وز سر بیما مسیحا گذشت

صبر گران بر دل مشتاق شد ٭ طاقت آرام ز دو طاق شد

هر قدر دل بنخجیر غم ٭ کرد رقم نسخهٔ تنخیص غم

پیکر این نسخه که از دو کشید ٭ صورت لفت پیر لیلا و کشید

آئینهٔ صورت زیبائی یار ٭ هست سراپاش سراپای یار

از اثر معنی سحر آفرین ٭ لفظ چو معنی است دلش دلنشین

طرز بیانش همه رنگین ادا ٭ سحر کلامش همه معجز نما

ناز و نیاز است در آغوش هم ٭ خرمن و برق است وفا کوش هم

در همه دل جاش چه امید باد ٭ چارهٔ ناکامی نومید باد

تقریظ یک شاعر شیرین زبان نکته پرور شیوا بیان حاجی ناظر محمد عبدالله متخلص به آشفته باشندهٔ سلهٹ شاگرد حافظ اکرام احمد ضیغم

سراپا شوق مست بادهٔ عشق ٭ جگر خون گشته و دلدادهٔ عشق

جوانی عاشق زار حسینی ٭ بلا گردان حسن نازنینی ٭

چراغ دودمان تجبد بینش ❊ بهار بوستان آفرینش
ز بالادستی عشق قوی زور ❊ فتاد از پایه سرو سلحشور
چنانش عشق مرد افگن ز جا برد ❊ که پشت پهلوی جان بر زمین خورد
باندوه فراق دلبر خویش ❊ فشانده خاک حسرت بر سر خویش
بضبط درد پنهان زار و رنجور ❊ بیاد یار نزدیک و ز خود دور
ز جان کاوی درد دلش در شب غم ❊ نه غیر از شمع کس دلسوز و همدم
خیال او بجان پیر آفات ❊ بخواب آمد بدلسوزی ما فات
کشیدش جذبهٔ عشق وفاکیش ❊ به آغوش خیال عاشق خویش
تصور خاکهٔ تصویر غم کرد ❊ سراپا چشم پر خونش رقم کرد
ز تصویر غم جانانهٔ او ❊ چراغ افروخت ماتمخانهٔ او
بوصف قد آن سرو سرافراز ❊ قلم بر سدره بالایان کند ناز
بعشق حسن آن اندام گلرنگ ❊ لباس زندگی بر عاشقش تنگ
چو عهدی بسته با بند قبایش ❊ کف اخلاص و دامان وفایش
ز دست نارسا از دامن او ❊ گریبان چاک چون پیراهن او
کمند گیسوی آن لعبت هند ❊ بهر دوش موکشان در غربت بند
جبین آن بهشتی روی پرنور ❊ کشد خط بر جبین خوبی حور
ز ابرو در بشارت بسمل او ❊ که بود خون بها بر قاتل او
ز چشم مست او دلداده از دست ❊ تخلص میکند مفتون او مست
ز موج گردش او جان بیتاب ❊ فگنده کشتی خود را بگرداب

ز خواب غفلت آن فتنه بهشیار | نشد بختش چو چشم خفته بیدار
گهی از مردم چشم سیاهش | سیه بختی برنگ دود آهش
گه از سرمهٔ چشم انتظاری | فتاده در غبار خاکساری
بیاد سوزن مژگان دلریش | ندوزد دامن صدپارهٔ خویش
بشوق مصحف روی دل آرا | نمی بیند بیاض مهر و مه را
ز خال عنبرینش چشم بد دور | سویدا تا سواد دیده پر نور
دو گوشش بود پاکان گهر جفت | لب تحسین بوصف آن گهر سفت
ز یاقوت لب و الماس دندان | بنظم و نثر لعل و گوهر افشان
لبش را بود الفت با مسی کم | که میگیرد از آن یاقوت و نیلم
ولی زان رو که ذوق برگ پان بود | شهیدش را بهای خون همان بود
بوصف آن دهان تنگ گلرنگ | دهان غنچه را هم قافیه تنگ
بنقل حرفش از جادو بیانی | زبان عاشقش در ترجمانی
بدل بردن که دست او نگین بود | ز ساعد نقد دل در آستین کرد
نه تنها دل بدست دلستان بود | بزور بازویش تاب و توان برد
بوصف آن کف دست حنائی | کف عاشق ید بیضای موسی
ز صدق دل بوصف سینهٔ حسن | چو صبحش در بغل آئینهٔ حسن
بیاد شوخی آن نار پستان | انار خلد که خواهد ز رضوان
ز ناف غنچه وش چون نافهٔ مشک | ز سودا خون به چشم تر شده خشک
ز ان موی میان کو نیست پیدا | نباشد هیچ شک در تشبیه اثبات

به یاد زلف او سر بزانوش — نشسته محو حیرت در خیالم

چو چشم کشته آن ساق زیبا — نه گنجد ساق عرش و شاخ طوبی

ز پالیش تا حنا در هند رفته — نباشد خون پا مالش نهفته

ز خون دل بشوق آن کف پا — کنند گلگونه روی تمنا

مباد ناخن پائے نگارین — اجل ناخن زند بر جان تمکین

بنازم طرز رنگینیش یعنی — ز خون دیده آن نقاش معنی

بفکر خاطر هجران کشیده — چه تصویر صنم جانان کشیده

طرازش جادوئے کلک خیال است — بنامیزد عجب سحر حلال است

دل آشفته ام حسب حالش — خیال آمد ز سال این خیالش

رقم کردم بطرز خوش مثالی — سراپائے بت مست و فالی

۱۲۷۳ ہجری

قطعہ تاریخ رقم زدۂ خامۂ جواہر بار سخن دان معجز رقم

مولوی عبدالغفور خان بہادر نساخ

وہ مست کہ سرمست مئے عشق صنم ہے — ہے گو کہ جوان پہ ہے کہن پیر محبت

گو ضبط سے تیور پہ نہو میل و لیکن — دل خون ہے جان زخمی شمشیر محبت

باقی ہے زمانے مین ابہی دم سے اوسی کے — عزت ہوئی الفت کی کہ توقیر محبت

لکہا ہے نئے طرز سے اوس نے جو سراپا — زیبا ہے اوسے گر کہو تحریر محبت

ہر شعر ہے یا ذکر الفت ہی کہین کیا — فقرہ ہے ہر ایک یا کہ ہے تیر محبت

تنہا مہ ہجراں ہے سراپا وہ نہیں ہے	پیدا ہے سر اک لفظ سے تاثیر محبت
مہکو سن فصلی کی جو تشخیص ہوئی فکر	بولی یہ ملک کھنچ گئی تصویر محبت
	۱۲۶۴ فصلی
	۱۲۷۳ ہجری
حرف سر مصرع سے ہی پایا سن ہجری	جب غور کرے عاشق دلگیر محبت

خاتمۃ الطبع

خدا کی عنایت سے اندنون کتاب سراپا مسمی سراپا الم موسوم تصویر عشق مولفہ
اشرف شعرای نامدار مستند کاملین روزگار نازک خیال سحر مقال رشک کلیم
و قدسی جناب حکیم اشرف علی صاحب متخلص بہ مست
صاحب رسالہ ترکیب الصلوٰۃ وغیرہ مطبع منشی نولکشور
واقع لکھنو ماہ شوال ۱۲۹۰ ہجری مین چھپی اور
مطبوع طبائع شاعران نامی ہوئی

+ + + +

+ + + +

۱۲۴۵۷